بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہر ہفتہ

قیمت ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۱۴ محرم ۱۳۹۶ھ ۔ ۱۷ صلح ۱۳۵۵ہش ۔ ۱۷ جنوری ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چند دنوں کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ حضور کو گذشتہ چار پانچ روز سے قبض کی وجہ سے پیٹ میں درد اور نفخ کی تکلیف ہے جس کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور سفر و حضر میں اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین

کل ۱۶ صلح (۱۶ جنوری) بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز پڑھائی۔

خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا آجکل پھر ہماری مخالفت زوروں پر ہے۔ جو لوگ ہمارے مخالف ہیں گو وہ حکومت کے بھی مخالف ہیں مگر وہ حکومت سے ہی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ہمارے خلاف اقدام کرے۔

حضور نے فرمایا جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں ہم کوئی سیاسی ٹولہ یا گروہ نہیں ہیں ہمیں سیاست سے کوئی دلچسپی نہیں ہم تو ایک روحانی اور مذہبی جماعت ہیں۔ خدا تعالیٰ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ میں جس مہدی معہود کو غلبۂ اسلام کے لئے مبعوث کیا اس پر اس نے ہمیں ایمان لانے کی توفیق بخشی ہے۔ گو دنیا کی نگاہ میں ہم حقیر، بے بس، کم مایہ اور بے سہارا ہیں لیکن ہم اپنے مشاہدہ کے مطابق اس یقین پر قائم ہیں کہ وہ خدا ہمارا ولی اور سہارا ہے جو تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے وہ ہمیں پیار کی نظر سے دیکھتا ہے اور ہمیشہ ہماری مدد کرتا ہے۔

حضور نے فرمایا جب مخالفت زوروں پر ہو تو دو ذمہ داریاں خاص طور پر الٰہی سلسلوں پر عائد ہوتی ہیں ایک یہ کہ ہم اجتماعی اور انفرادی رنگ میں اپنا محاسبہ کریں اور اپنی کمزوریوں کی اصلاح کر کے خدا تعالیٰ کی رحمت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ دوسری ذمہ داری یہ عائد ہوتی ہے کہ ہم دعا کریں اور بے حد دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا جو مقصد مقرر کیا ہے یعنی یہ کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام دنیا میں بلند ہو اور اسلام کا دین تمام ادیانِ باطلہ اور تمام دیگر ازموں پر غالب آجائے اللہ تعالیٰ اس مقصد کو اپنے فضل سے پورا فرمائے اور تمام مخالفتوں کے باوجود ہمیشہ ہماری نگاہ سیدھی اپنے مولا کی طرف ہی رہے۔

حضور نے فرمایا وہ لوگ جو حقیقی معنوں میں خدا تعالیٰ کو ہی اپنا سہارا اور متولی الیقین کرتے ہیں وہ ابتلاؤں کی آگ کی کبھی پرواہ نہیں کیا کرتے۔ ہمارا مقصد تو پیار اور محبت کے ساتھ لوگوں کے قلوب کو جیتنا ہے یہی وجہ ہے کہ جو لوگ ہمیں اپنا مخالف سمجھتے ہیں ہم تو ان کے بھی دشمن نہیں ہیں بلکہ انکی بھلائی کیلئے بھی دعائیں کرنیوالے ہیں پس موجودہ ایام میں خصوصیت کے ساتھ اپنے نفسوں کا محاسبہ کرنے، اپنی کمزوریوں کی اصلاح کرنے اور دعاؤں پر خاص زور دینے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بارہ میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

غانا (مغربی افریقہ) کی احمدی جماعتوں کے نہایت کامیاب پچاسویں سالانہ جلسہ کا انعقاد

جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً بیس ہزار افراد نے شرکت کی

اس موقع پر احبابِ جماعت نے دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ بطور چندۂ خاص پیش کیا

ملکی پریس، ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ جلسہ کی خبروں کی وسیع پیمانے پر اشاعت

غانا سے بذریعہ کیبل گرام یہ خوشکن اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ۸ تا ۱۰ جنوری ۱۹۷۶ء کو وہاں کی احمدی جماعتوں کا پچاس واں سالانہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس میں ملک کے طول و عرض سے تشریف لانے والے قریباً بیس ہزار افراد نے شرکت کی۔ اس موقع پر احبابِ جماعت نے بطور چندۂ خاص دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ملکی اخبارات ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ وسیع پیمانے پر ہمارے اس کامیاب سالانہ جلسہ کی خبر کی اشاعت ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اس سلسلے میں مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب مشنری انچارج غانا و امیر جماعت ہائے احمدیہ غانا نے جو کیبل گرام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال فرمایا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"سالٹ پانڈ (غانا) ۱۲ جنوری۔ غانا کی احمدی جماعتوں کا پچاس واں سالانہ جلسہ جو آٹھ جنوری ۱۹۷۶ء کو شروع ہوا تھا دس جنوری کو یہاں پر نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا، الحمد للہ

اس جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قریباً بیس ہزار افراد شامل ہوئے۔ اس موقع پر احبابِ جماعت نے تیس ہزار سیڈیز یعنی دو لاکھ چالیس ہزار روپے خاص مالی قربانی کے طور پر پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

ملک کے پریس، ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے وسیع پیمانے پر ہمارے جلسہ کی خبروں کی اشاعت میں حصہ لیا۔

(عبدالوہاب)"

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ صلح ۱۳۵۵ہش
۱۷ جنوری ۱۹۷۶ء

انتہائی معاشرتی بگاڑ اور اُس کی اصلاح کا طریق

آج کل دُنیا میں ہر طرف چیخ و پکار پڑی ہوئی ہے کہ اخلاقی انحطاط دن بدن بڑھتا جا رہا ہے جس کی وجہ سے عُریانی اور فحاشی کی وبا جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی جا رہی ہے۔ نہ صرف کھلے عام بدیوں کا ارتکاب کیا جا رہا ہے بلکہ بدیوں کے ارتکاب پر فخر کرنا عام انسانوں کا شیوہ بنتا جا رہا ہے۔ تزکیۂ نفوس اور اصلاحِ معاشرہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں وعظ و نصیحت پر زور تو دیا ہے لیکن بتایا ہے کہ وعظ و نصیحت اُس وقت تک ہی فائدہ دیتا ہے جب تک انسان میں گناہوں کے ارتکاب پر ندامت کا احساس باقی ہو لیکن جب ندامت کا احساس بھی مٹ جائے اور لوگ گناہوں کے ارتکاب پر فخر کرنے لگیں تو پھر وعظ و نصیحت بے اثر ہو کر رہ جاتی ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (الذّٰریٰت آیت ۵۶)

ترجمہ:۔ اور (اے نبی!) یاد دلاتا رہ کیونکہ یاد دلانا مومنوں کو نفع بخشتا ہے۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ وعظ و نصیحت کرنا اور یاد دلانا صرف مومنوں کو فائدہ دیتا ہے یعنی جب دل میں ایمان ہو تبھی وعظ و نصیحت بھی اثر کرتی ہے لیکن اگر ایمان کی قدر و قیمت دل میں باقی نہ رہے اور وہ محض زبانی اقرار تک محدود ہو کر رہ جائے اور ایک رسم کی شکل اختیار کر لے اور محض ایک ظاہری ثقافت کی علامت بن کر رہ جائے تو پھر وعظ و نصیحت کا ایسے لوگوں پر خاک بھی اثر نہیں ہوتا۔ وہ ایک کان سے سُنتے ہیں اور دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کی ایک علامت بیان کی ہے اور وہ ہے خشیت۔ یعنی اگر دل میں خوفِ خدا ہو اور اُنسان کوئی گناہ کر بیٹھے تو ایسے شخص میں ندامت ضرور پیدا ہوتی ہے اور نصیحت اُس پر ضرور اثر کر کے رہتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ فرمایا:۔

فَذَكِّرْ إِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ۝ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝

(الاعلیٰ آیات ۱۰ تا ۱۳)

ترجمہ:۔ پس تم بھی نصیحت کرو۔ نصیحت کرنا (ہمیشہ دنیا میں) مفید ہوتا رہا ہے۔ جو خدا سے ڈرتا ہے وہ یقیناً نصیحت حاصل کرے گا۔ اور (اس کے برخلاف) جو نہایت بدبخت ہو گا وہ اس سے گریز ہی کرتا رہے گا (وہی) جو بڑی آگ میں داخل ہونے والا ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ نصیحت سے فائدہ اُٹھانے کے لئے ایمان اور خشیتِ الٰہی کا موجود ہونا ضروری ہے۔ ایمانِ حقیقی اور خشیت کی ایک علامت اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ ایسے لوگوں سے اگر نادانستہ طور پر کوئی بُرائی یا گناہ سرزد ہو جائے تو وہ اپنے دل میں ندامت محسوس کرتے ہیں اور بُرائی کے ارتکاب پر دانستہ ضد نہیں کرتے بلکہ ایسے لوگ نصیحت کا اثر قبول کر کے فوراً اصلاح کی طرف مائل ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں کو مغفرت کی بشارت دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اللّٰهُ ۪ۚ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ أُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ أَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ (آل عمران آیات ۱۳۶، ۱۳۷)

ترجمہ:۔ ہاں (ان لوگوں کے لئے) جو کوئی بُرا کام کرنے کی صورت میں یا اپنی جانوں پر ظلم کرنے کی صورت میں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں — اور اللہ کے سوا کون قصور معاف کر سکتا ہے — اور جو کچھ انہوں نے کیا ہوتا ہے اس پر (دیدہ و) دانستہ ضد نہیں کرتے، یہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کی جزا ان کے رب کی طرف سے (نازل ہونے والی) مغفرت اور ایسے باغات ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں بستے چلے جائیں گے اور عمل کرنے والوں کا یہ بدلہ کیا ہی اچھا ہے۔

برخلاف اس کے جو لوگ بُرے افعال کرنے پر دل میں کوئی ندامت محسوس نہیں کرتے، اُلٹا ان کے ارتکاب پر دیدہ و دانستہ مُصر رہتے اور فخر کرتے ہیں اُن پر کوئی نصیحت اثر نہیں کرتی بلکہ وہ گناہوں کے ارتکاب میں دن بدن دلیر ہوتے چلے جاتے ہیں اور کیفرِ کردار کو پہنچے بغیر نہیں رہتے۔

جب معاشرہ اخلاقی انحطاط کی وجہ سے اس درجہ بگڑ جاتا ہے اور اصلاح کی ظاہری صورت باقی نہیں رہتی تو خدا تعالیٰ اقوام و ملل اور افراد کی اصلاح کے لئے آسمان سے خود انتظام کرتا ہے اور اطاعتِ الٰہی میں فنا کے مقام پر پہنچے ہوئے ایسے نفوسِ عالیہ کو دُنیا میں بھیجتا ہے جو اپنی خداداد قوتِ قدسیہ کی مدد سے نافرمان اور معصیت میں ڈوبے ہوئے لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دکھاتے ہیں اور جن کا وہ تزکیہ کرتے ہیں وہ دوسروں کی اصلاح کا وسیلہ بنتے ہیں۔

الغرض گناہوں کے ارتکاب پر دیدہ و دانستہ اصرار اور فخر کا اظہار فساد و بگاڑ کی انتہائی اور آخری کیفیت پر دلالت کرتا ہے اور اس کی اصلاح بجز خدائی مشیّت کے انسانی کوششوں سے ممکن نہیں ہوا کرتی۔

اعجازِ عمل

چھلکے مئے اُلفت سے یوں پیمانے آپ کے
دِل سے مئے کشوں کے بن گئے نذرانے آپ کے

بجھنے لگی ہے تشنگی اب شرق و غرب کی
بھرتے ہیں ہر چہار سُو پیمانے آپ کے

ظلمات کے دریاؤں میں گھوڑوں کو ڈال کر
پہنچے کہاں کہاں نہیں دیوانے آپ کے

باطل کے گوش سُن رہے ہیں حق کی داستاں
مشہور چار دانگ ہیں افسانے آپ کے

یورپ کے بُتکدوں کی ہے بنیاد ہل گئی
پہنچے ہیں جب سے کچھ وہاں دیوانے آپ کے

کانپ اُٹھا آسماں اگر، تھرا گئی زمیں
رکھتے ہیں اشک کیا اثر نہ جانے آپ کے

اسلام کو بھی جلوۂ دیدار کی طلب
ہیں سینکڑوں کھڑے جہاں دیوانے آپ کے

انگور کی شراب میں وہ کیف نہ رہا
جب سے کھلے ہیں دہر میں خمخانے آپ کے

در باز ہے سدا ترا میخانۂ نگاہ
بند آنکھ کر کے پیتے ہیں دیوانے آپ کے

اسلام میٹھے میٹھے سے نغمے الاپ کر
دراصل کہہ رہا ہے یہ افسانے آپ کے

عبدالسلام اسلام

مہدی علیہ السلام کی صداقت کے دو نشان ۲ — کسوف و خسوف

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمیں — ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد

(۲)

اعتراضات کے جوابات

ہمارے مخالف اس بات کو تو مانتے ہیں کہ حدیث دارقطنی کے مطابق چاند اور سورج کا گرہن رمضان میں ہی واقع ہوا لیکن حق پوشی کے لئے کچھ عذرات پیش کرتے ہیں ان کا پہلا عذر یہ ہے کہ بعض راوی اس حدیث کے ثقہ نہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ان کی یہ بات مان لی جائے تو اس سے امام دارقطنی پر بڑا اعتراض آتا ہے کہ انہوں نے اس وضعی حدیث کو لکھ کر مسلمانوں کو کیوں دھوکا دیا۔ حالانکہ امام دارقطنی اس مرتبے کے آدمی ہیں کہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی اپنی کتاب نخبۃ الفکر میں ان کی بابت لکھتے ہیں:۔

قال الدار قطنی یا اھل بغداد لا تظنوا ان احدًا یقدر ان یکذب علی رسول اللہ و انا حی

(نخبۃ الفکر [illegible] حاشیہ)

یعنی امام دارقطنی نے کہا کہ اے اہل بغداد یہ خیال نہ کرو کہ کوئی شخص آنحضرت صلعم کی طرف کوئی جھوٹی حدیث منسوب کرسکتا ہے جبکہ میں زندہ ہوں

امام دارقطنی تو اس مرتبے کے آدمی تھے کہ صحیح بخاری پر تعاقب کرتے تھے اور ان کی تنقید میں کسی کو کلام نہیں ان کی تالیف کو ہزار سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا مگر اب تک کسی عالم نے اس حدیث کو زیر بحث لا کر موضوع قرار نہیں دیا بلکہ متقدمین اس حدیث کو اپنی کتابوں میں لکھتے چلے آئے حضرت مسیح موعودؑ نے اس بارے میں تحریر فرمایا:

"اگر کسی جلیل الشان محدث کی کتاب سے اس حدیث کا موضوع ہونا ثابت کرسکو تو ہم فی الفور ایک سو روپیہ انعام تمہاری نذر کریں گے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۵)

لیکن آج تک اس حجت کو کسی نے نہیں توڑا۔ اس حدیث کی صحت کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ قرآن کریم کی آیت جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ اس کی مصدق ہے۔

دوسرا ثبوت یہ ہے کہ اس حدیث کا مضمون غیب کی خبر پر مشتمل ہے اور بموجب آیت کریمہ لَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ قطعی اور یقینی طور پر ماننا پڑتا ہے کہ یہ حدیث رسول مقبول صلعم کی ہے کیونکہ یہ آیت علم غیب صحیح اور صاف کو رسولوں پر حصر کرتی ہے۔ پس اس حدیث کی بابت قرآن کریم کی یہ دو گواہیاں اس حدیث کو صحیح اور مرفوع متصل قرار دیتی ہیں۔

تیسرا ثبوت یہ ہے کہ اس حدیث کا راوی بھی عظیم الشان آئمہ میں سے ہے یعنی امام محمد باقر رضی اللہ عنہ اور آئمہ کی یہ شان تھی کہ وہ اپنی طہارت باطنی کے باعث براہ راست حدیثوں کو بیان فرماتے تھے اور انہوں نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ میرا قول ہے

چوتھا ثبوت یہ ہے کہ یہ پیشگوئی صفائی سے پوری ہوگئی کسی حدیث کی پیشگوئی کا پورا ہو جانا اس حدیث کو مرتبہ ظن سے یقین کے اعلیٰ درجہ تک پہنچا دیتا ہے کیونکہ درایت روایت پر مقدم ہے۔ قاضی محمد سلیمان صاحب صدر اہلحدیث نے اخبار توحید امرتسر مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۰ء جلد ۳ ص ۳۳ میں لکھا:

"عجائبات علم الحدیث میں سے وہ حصہ عجیب ہے جو پیشگوئیوں پر مشتمل ہے کہ علم غیب کا مالک رب العالمین ہے اسے حدیثوں میں پیشگوئی کا پایا جانا اور پھر ان ہی الفاظ کے مطابق وقوع نبی نامی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت نبوت کی دلیل ہے اور یہ الفاظ حدیث کی صحت کی بھی دلیل ہے۔"

اصول حدیث کی کتاب شرح نخبۃ الفکر مطبوعہ مجتبائی دہلی میں بھی اس اصل کو تسلیم کیا گیا ہے

دوسرا اعتراض۔ یہ قول امام باقر ہے

الجواب۔ حضرت امام نے تو یہ نہیں فرمایا کہ یہ میرا قول ہے۔ پس جب آئمہ نے کسی قول کو اپنی طرف منسوب نہیں کیا ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ ان کا اپنا قول ہے آئمہ کا یہ اپنا دستور ہے کہ وہ اپنی طہارت باطنی کی وجہ سے براہ راست رسول خدا کی احادیث بیان کرتے تھے روایات میں آیا ہے تمام احادیث جو بظاہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک مرفوع نہیں ہیں۔ بعض آئمہ فن حدیث نے متصل و مرفوع کی تعریف یہ کی ہے کہ جو روایت رسول تک یا امام تک پہنچے وہ مرفوع و متصل ہے۔ چنانچہ فروغ کافی کے ترجمہ مستطاب الشافی جلد ۲ میں سید ظفر حسین تحریر کرتے ہیں:۔

مرفوع احادیث کی تعریف یہ ہے جس کی نسبت نبی یا امام کی طرف ہو اور متصل کی تعریف انہوں نے یہ بیان کی ہے جس کے راویوں کا سلسلہ معلوم تک ملتا چلا گیا ہو خواہ وہ سند نبی تک پہنچے یا امام تک:

پس ان اصولوں کے ماتحت یہ روایت حضرت امام باقر کا قول قرار نہیں دی جاسکتی بلکہ جو روایت امام تک پہنچے اور وہ بیان کرے وہ حدیث مرفوع قرار پائے گی۔

تیسرا اعتراض۔ شہادت آسمانی میں مولوی محمد علی مونگھیری صاحب نے تین نام درج کرکے یہ دعوے کیا ہے کہ انہوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور خود ہی ایک حساب لگا کر یہ مشہور کیا کہ ان کے زمانہ میں سورج و چاند ماہ صیام میں مقررہ تاریخوں یعنی ۱۳ کو چاند اور ۲۸ کو سورج کو گرہن ہوا ہے۔ لیکن وہ اس کا تاریخی ثبوت نہ دے سکے کہ واقعی انہوں نے دعویٰ مہدویت کیا اور ان کے زمانہ میں سورج و چاند کو اسی طرح گرہن لگا۔

انہوں نے ایک جگہ یہ تو لکھا ہے کہ ابن خلدون میں ایسا لکھا ہے لیکن ابن خلدون میں یہ کہیں ذکر نہیں کہ ان تینوں شخصوں نے مہدی موعود ہونے کا دعوے اس پیشگوئی کے مطابق کیا کہ ان کی تکذیب کے بعد خدا نے یہ گرہن لگائے۔

دراصل انہوں نے ڈاکٹر عبدالحکیم کے رسالہ الذکر الحکیم نمبر ۷ سے یہ نقل کیا حالانکہ عبدالحکیم نے جب اس کو لکھا تو جماعت کی طرف سے اس کو چیلنج دیا گیا (دیکھو اخبار الحکم ۱۹۰۸ء) کہ وہ اپنے دعوے کا ثبوت پیش کریں لیکن وہ ایسا نہ کرسکے حالانکہ وہ کئی سال تک زندہ رہے۔ آج بھی ہمارا یہ دعوے ہے کہ دنیا کی کسی کتاب میں ایسے مدعی مہدویت کا نام درج نہیں ملتا جس نے اس پیشگوئی کے تحت دعوے کیا ہو اور اس کی تکذیب کی ہو اور پھر خدا نے یہ نشان کسوف و خسوف اس طرح دکھایا ہو جس طرح حدیث میں مذکور ہے۔ جن تین شخصوں کا ذکر شہادت آسمانی میں کیا گیا ان کی حقیقت درج ذیل ہے:۔

ابومنصور نے امام باقر کا خلیفہ ہونے کا دعوے کیا اور دعوے میں الحاد سے کام لیا اور کہا کہ خدا نے مجھے آسمان سے اتارا ہے اس کے ماننے والے دوزخ و جنت کے منکر تھے یوسف بن عمر ثقفی نے ابومنصور کو پکڑ کر سولی پر مار دیا۔

طریف کی بابت ابن خلدون جلد ۶ ص ۲۰۷ پر لکھا ہے کہ اس نے صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا لیکن وہ جلد مارا گیا

صالح اس کا بیٹا تھا اس کی بابت ابن خلدون میں لکھا ہے کہ اس نے عناد کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کو دیکھ کر مہدی اکبر ہونے کا دعوے کیا اور اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ وہ اندلس کی سلطنت سے دوستی رکھے اور جب اپنی حکومت مضبوط کر لے تو اس دین کو ظاہر کرے چنانچہ اس کا بیٹا الیاس والی تھا اور ہمیشہ اسلام کو ظاہر کرتا رہا یہ کہیں نہیں لکھا کہ اس کے زمانہ میں سورج و چاند کو گرہن لگا۔ سچ یہی ہے کہ یہ نشان کسوف و خسوف کسی مدعی مہدویت کے زمانہ میں نہیں لگا معترض نے مہدی اکبر کے لفظ سے دھوکا کھایا حالانکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کے بالمقابل ایک گستاخانہ دعوے تھا اور پھر لکھا ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو وصیت کرکے کہیں چلا گیا اور ابن خلدون سے یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ بات بھی روایۃً سالہا سال بعد لکھ کر بیان کی گئی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصل مدعی کے اپنے الفاظ نہیں سمجھ سکتے کہ کس نے ایسا دعویٰ کیا۔

ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ قرآن کریم کی آیت والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم میں لفظ قمر پورے قمری مہینہ پر بولا جاتا ہے لہٰذا ہلال کی جگہ قمر استعمال ہو سکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ عرجون القدیم جس کے معنے ہیں سوکھی پرانی قوس نما لکڑی اور یہ استعارۃً ہلال کے لئے استعمال ہوا ہے اگر عرجون القدیم سے مراد بھی بقول معترض قمر ہی مراد ہو تو آیت کا مفہوم یوں ہوگا کہ ہم نے قمر کی منازل مقدر کی ہیں یہاں تک کہ قمر قمر بن جاتا ہے اور اہل فہم پر اس ترجمہ کا سقم واضح ہے پس خدا نے عرجون القدیم کی حالت کی طرف قمر کے عود کرنے کا ذکر کر کے یہ واضح کیا ہے کہ جب تک بیاض اور روشنی نمایاں ہوتی ہے تو وہ قمر کہلاتا ہے لیکن جب یہ کیفیت نہیں ہوتی تو اس وقت وہ قوس نما خشک ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے اور اس کا نام عربی زبان میں ہلال ہے نہ کہ قمر چنانچہ توفیق الرحمان صفحہ ۴۳۶ میں المواہب کی شرح میں لکھا ہے۔

العرجون القدیم ھو
العتیق الذی مر علیہ
زمان یبس فیہ حتی
صار قوسًا منعطفًا
فیہ دقۃ واعوجاج
والقمر حین یبدو اول
الشھر یکون ھلالاً
منعطفًا دقیقًا معوجًا
ووجہ التشبیہ بینہ
وبین القمر الاصفرار
والدقۃ والاعوجاج

یعنی عرجون قدیم وہ پرانی خشک ٹہنی ہے جو زرد رنگ کی پتلی ٹیڑھی قوس کی مانند ہے اور چاند جب اول مہینہ میں ظاہر ہوتا ہے تو وہ زرد رنگ کا ہلال پتلا اور نازک ٹیڑھا ہوتا ہے اور اس تشبیہ میں زردی باریکی اور ٹیڑھا پن ہی مشابہت کا موجب ہے

ایک اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ حدیث میں نصف کا لفظ ہے اگر ۲۷-۲۸-۲۹ گرہن کے درمیانی دن گرہن ہونا مراد ہوتا تو وسط کا لفظ چاہیئے مخالفین کی یہ بات بھی درست نہیں کیونکہ ظرف زمان کے لئے . . . . عربی زبان میں نصف کا لفظ استعمال ہوتا ہے ذکر وسط کا قرآن کریم میں خدا فرماتا ہے

یٰۤاَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ
اِلَّا قَلِیْلًا نِّصْفَہٗۤ
اَوِ انْقُصْ مِنْہُ

البتہ ظرف مکان کے لئے وسط کا لفظ استعمال ہوتا ہے جیسے کہتے ہیں جلست وسط الدار میں گھر کے درمیان میں بیٹھا۔ یہ ضرب المثل تو مشہور ہے کہ کالشمس فی نصف النہار پس ظرف زمان کے لئے نصف کا لفظ ہی بولا جاتا ہے فی النصف منہ کی ضمیر رمضان کی طرف راجع ہے یعنی رمضان کے خاص نصف یعنی دوسرے نصف میں گرہن لگیگا۔

ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ خارق عادت نشان کیا چیز ہیں جبکہ کسوف وخسوف قانون قدرت کے ماتحت عام طور پر ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ماہ رمضان میں کسوف وخسوف کا اجتماع ہو اور اس وقت ہو جبکہ مسیح موعود ومہدی موعود کا ظہور ہو چکا ہو اور لوگ اس کی تکذیب کر رہے ہوں ایسا امر جب سے زمین وآسمان بنے ہیں کبھی ظہور پذیر نہیں ہوا۔ پس اس نسبت کی وجہ سے یہ نشان بے نظیر ہے یہی وجہ ہے کہ ابتدائے آفرینش سے آج تک کوئی وجود ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا جس کی تکذیب پر خدا نے یہ نشان دکھایا ہو اور اس مدعی مہدویت نے اس نشان کو اپنی صداقت کے لئے پیش کیا ہو پس جب کوئی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی تو اس کے بے نظیر ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے یہ حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی تھی جو علام الغیوب خدا کی طرف سے آپ پر ظاہر ہوئی اور آپ نے مہدی علیہ السلام کی صداقت کا یہ نشان ٹھہرایا جو اس زمانہ میں پورا ہوا اور حضرت امام مہدی علیہ السلام نے اس نشان کو اپنی صداقت کے لئے اس وقت پیش کیا جب لوگوں نے آپ کی تکذیب کی۔

کسوف وخسوف کے خواص و اثرات

حضرات! تمام تغیرات عالم جو دنیا میں رونما ہوتے ہیں وہ انسان کی خیر وشر اور نفع اور نقصان پر دلالت کرتے ہیں کسوف وخسوف سے بھی انسانی زندگی پر جو اثرات پڑتے ہیں وہ اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی دوسرے لفظوں میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ ان اثرات کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ جلالی بھی اور جمالی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کو سمجھانے کے لئے فرمایا کہ شمس و قمر خدا کے نشانوں میں سے دو نشان ہیں اور کسی کے مرنے جینے کے لئے ان کو گرہن نہیں لگتا بلکہ وہ خدا کی طرف سے بندوں کی تخویف وتنبیہ کے لئے ہیں اس لئے آپ نے یہ حکم دیا کہ جب کسوف وخسوف ہو تو تم نمازوں میں مشغول ہو جاؤ اور نہایت خشوع وخضوع سے اپنی نمازیں ادا کرو اور اپنے مولیٰ کو یاد کرو تا کہ خدا ان بلاؤں سے انہیں بچائے جو نافرمانوں اور گنہگاروں پر نازل ہونے والی ہیں اور آپ نے اس موقعہ پر صدقہ وخیرات کی طرف بھی توجہ دلائی تا آفات وبلیات دور ہوں ۱۸۹۴ء کا گرہن جو ظہور پذیر ہوا جب اس کے جلالی وجمالی اثرات پر غور کرتے ہیں تو حضرت مہدی علیہ السلام کی صداقت پر اس گرہن نے چار چاند لگا دیئے ہیں

۔ ہر دو قسم کے اثرات کا بطور نمونہ کچھ ذکر کرتا ہوں

۱۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۳۶ پر زیر نشان نمبر ۱۵۰ تحریر فرماتے ہیں۔

"میری کتاب نورالحق حصہ دوم کے صفحہ ۳۵ سے صفحہ ۳۸ تک جو طاعون کے پھوٹنے سے پہلے ملک میں شائع کی گئی تھی طاعون کے بارے میں یہ پیشگوئی ہے

اعلم ان اللہ نعشٰی
ردعی ان ھذا الخسوف
والکسوف فی رمضان
آیتان مخوفتان لقوم
اتبعوا الشیطان [illegible]
ایوافان العذاب قدما

یعنی خدا نے اپنے الہام کے ساتھ میرے دل میں یہ ڈالا ہے کہ خسوف وکسوف ایک عذاب کا مقدمہ ہے یعنی طاعون کا جو قریب ہے اب یہ رسالہ وہ میری کتاب یعنی نورالحق حصہ دوم غور سے پڑھو اور دیکھو کس قدر صراحت سے طاعون سے پہلے اس میں طاعون کے آنے کی پیشگوئی موجود ہے کیا انسان کی طاقت ہے کہ اپنی طرف سے ایسی پیشگوئی کرے"

گویا حضور کو الہاماً یہ بتایا گیا کہ خسوف وکسوف کے بعد طاعون ملک میں پھیلے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ملک میں طاعون پھیلی اور قریباً تین لاکھ کے قریب جانوں کا نقصان ہوا اگر کسوف وخسوف کا نشان اس مہدی موعود کے لئے نہ تھا تو یہ کیا ہوا کہ جس جلالی مآثر کا ذکر اس نے خدا سے پاکر کیا ویسا ہی ظہور میں آیا پس یہ اثر بتاتا ہے کہ سورج و چاند آپ ہی کی صداقت کا نشان تھے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں :۔

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار
تو نے طاعوں کو بھی بھیجا میری نصرت کیلئے
تا وہ پورے ہوں نشاں جو ہیں سچائی کا مدار

۲۔ کسوف وخسوف کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ ضعیفوں کی مدد کرتا ہے۔ اور مغلوبوں کو قوت بخشتا ہے اور اس قوم پر رحم کرتا ہے جو اس کی راہ میں ستائے جاتے ہیں اور انہیں کافر و گمراہ قرار دیا جاتا ہے۔ ان کی تائید کے لئے آسمان سے نشانات اترتے ہیں اور حمایت الٰہی نازل ہوتی ہے اور خدا خود سچا فیصلہ کر دیتا ہے چنانچہ یہی طاعون جو گنہگاروں کے لئے بطور سزا آئی مومنوں کے لئے امتیازی شان ثابت ہوئی خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا :۔

انی احافظک واحافظ
کل من فی الدار

کہ تجھے اور تیرے گھر کی چار دیواری میں بودوباش رکھنے والوں کو طاعون سے بچاؤں گا۔ مولوی محمد علی صاحب جو حضور کے مکان کی ایک کوٹھڑی میں رہتے تھے انہیں بخار ہو گیا وہ سمجھے کہ مجھے طاعون ہو گیا اس کی اطلاع جب حضور کو پہنچی تو آپ مولوی صاحب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ اگر آپ کو طاعون ہو گئی تو پھر میں جھوٹا ہوں اور میرا دعوےٰ الہام غلط ہے یہ کہہ کر حضور نے ان کی نبض پر ہاتھ رکھا تو عجیب نمونہ قدرت الٰہی ظاہر ہوا کہ ہاتھ لگانے سے بدن سرد ہو گیا گویا بالکل بخار کا نام ونشان نہ تھا

(باقی)

ضروری گذارش

زعماء کرام مجالس انصار اللہ کی خدمت میں ماہ دسمبر ۱۹۷۵ء میں بجٹ فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ بعض مجالس کی طرف سے سالانہ کے موقع پر بجٹ فارم مکمل ہو کر موصول ہو چکے ہیں جن مجالس نے تا حال بجٹ فارم نہیں بھجوائے از راہ کرم جلد سے جلد مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

بیرونی ممالک میں تحریک وقفِ عارضی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک وقفِ عارضی میں بیرونی ممالک کے احباب بھی حصہ لے رہے ہیں۔ ایسے واقفین کو دفتر سے یہی ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ انچارج مبلغ کے ماتحت کام کر کے رپورٹ دفتر میں بھجوائیں۔ ذیل میں مکرم عطاء المنان صاحب آف جرمنی کی رپورٹ کا ایک حصہ تحریکِ دعا اور احباب کو توجہ دلانے کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

"۱۸ نومبر کی صبح کو میں ULFEN سے روانہ ہوا اور بعد دوپہر ۲ بجے ہیمبرگ مشن ہاؤس میں حاضر ہوا۔ مورخہ ۱۸/۱۱ سے باقاعدہ زیرِ ہدایات انچارج مشن جناب حیدر علی ظفر صاحب کام شروع کیا۔

عرصہ پندرہ دن میں مختلف جگہوں پر ہمراہ امام صاحب جا کر تحریک جدید کے وعدہ جات حاصل کئے نیز انفرادی طور پر نوجوان دوستوں کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی جماعت کے افراد سے فرداً فرداً ملاقات کرتا رہا۔ اس طرح سے سب سے بھائی چارہ پیدا ہوا۔

فارغ اوقات میں ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ کرتا رہا۔ نمازیں باجماعت ادا کرتا رہا اور دوسروں کو بھی تلقین کرتا رہا۔

دفتری اوقات میں مبلغ انچارج صاحب کی امداد کرتا رہا۔ عید الاضحیٰ کے موقع پر دوستوں سے بہتر طور پر ملنے کا وقت ملا۔ اپنا کھانا خود تیار کرتا رہا۔ ان وقف کے دنوں میں بہت دعا کی توفیق ملی اور اسی دوران مجھے وصیت کرنے کی بھی توفیق ملی اور دوسروں کو بھی وصیت کرنے کی طرف توجہ دلاتا رہا۔"

احبابِ بیرونِ پاکستان سے التماس ہے کہ وہ اس تحریک وقفِ عارضی میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں شہادت و سیرت امام حسینؓ پر دو مقالے

۱۰ محرم الحرام کو جامعہ احمدیہ میں الجمعیۃ العلمیہ کے زیرِ اہتمام ایک تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد جناب کرامت اللہ خادم (درجہ خامسہ) نے "شہادت امام حسینؓ" کے عنوان سے اپنا مقالہ پڑھا۔ اس کے بعد جناب حافظ مظفر احمد (درجہ رابعہ) نے "سیرت امام حسینؓ" پر مقالہ پڑھا۔ جناب خلیل احمد نے ایک نظم میں حضرت امام حسینؓ کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔

آخر میں صدرِ مجلس محترم مولانا غلام باری صاحب سیف نے صدارتی خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ شہادت حسینؓ سے سبق ملتا ہے کہ (۱) مذہب کے بارہ میں جبر و تشدد نہ کیا جائے۔ (۲) محبت اور بغض میں افراط ہو نہ تفریط۔ (۳) پیاروں کے پیارے سے بھی پیار کرنا چاہیئے۔

اجتماعی دعا پر مجلس برخاست ہوئی۔

(الامین الجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیہ۔ ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہ جنوری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" مقرر کی گئی ہے قائدین کرام اس کتاب کا خدام سے مطالعہ کرائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

انتخاب قائدین برائے ۵۶-۱۳۵۴ ہش / ۷۷-۱۹۷۵ء

ایسی مجالس جن میں نئے دو سال ۵۶-۱۳۵۴ ہش / ۷۷-۱۹۷۵ء کے لئے انتخاب قائد تا حال نہیں ہوا وہاں امیر صاحب / پریذیڈنٹ صاحب جماعت کی خدمت میں درخواست کر کے قائد کا انتخاب جلد کروایا جائے اور رپورٹ مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار تقریباً دس بارہ روز سے معدہ کی خرابی اور بعض دیگر امراض میں مبتلا ہے احباب سے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (نور الدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ہمارا ماٹو ـــ حمد اور عزم

جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کے سالانہ جلسہ کے موقع پر سیدنا فاتح الدین حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے یہ یاددہانی فرمائی:۔

"حمد اور عزم ماٹو ہے اگلے پندرہ سال کا۔ ہم نے ان پندرہ سالوں میں اللہ تعالیٰ کی اتنی حمد کرنی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حق میں پہلے سے زیادہ فضل کرنے والا اور پہلے سے زیادہ رحمتیں نازل کرنے والا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے اور ہم سب کو ایسا احمدی بنائے جیسا احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں بنانا چاہتے تھے اور جس کے بارہ میں حضور علیہ السلام کے سینہ میں شدید تڑپ پائی جاتی تھی۔"

(الفضل ۱۷ ستمبر ۷۵ء)

اس نیک مقصد کے حصول کے لئے اپنے وعدوں کی بروقت ادائیگی کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

خدام توجہ فرمائیں

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کی عبادات کو باقاعدگی سے بجا لانا ہر خادم کا اولین فرض ہے۔ قائدین کرام اس سلسلہ میں خدام سے رابطہ رکھیں اور کوشش فرمائیں کہ ہر خادم ان عبادات میں شامل ہو کر اپنے آپ کو غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کے لئے تیار کرلے۔

۲۔ ہر ماہ خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب مقرر کی جاتی ہے۔ ماہ جنوری کے لئے "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور فروری کے لئے "انفاخ قدسیہ" مقرر ہے۔ جن مجالس کے پاس کتب موجود نہ ہوں وہ مرکز سے کتب حاصل کر کے مطالعہ شروع فرمائیں اور اپنی علمی استعداد کو فروغ دیں۔

۳۔ مرکزی سالانہ تربیتی کلاس نزدیک ہے۔ خدام بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ اس میں شامل ہوں اور زیادہ سے زیادہ فیوض و برکات حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ قائدین کرام خدام کو اس سلسلہ میں تحریک کریں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل کرنے کی جدوجہد کریں۔

مہتمم تربیت
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
ربوہ

سید جنود اللہ ترکی
ڈینٹل کلینک
بلاک نمبر ۱۲ سرگودھا۔ فون ۳۲۰۶

حیوانات
آپ کی دولت ہیں۔ بیماریوں سے ان کی حفاظت اور زود اثر علاج کے لئے جانوروں کی اکسیروں کا رسالہ مفت طلب کریں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
گولبازار ربوہ۔ فون ۱۹۶

زد جام عشق
قوت بخش دوا ۳۰/-
ملنے کا پتہ
مشہور دواخانہ
(حکیم نظام جان اینڈ سنز)
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ
فون ۳۰۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتویں صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

الشیخ الاکبر حضرت محی الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ

الشیخ الاکبر حضرت محی الدین ابن عربیؒ (ولادت ۵۶۰ھ/۱۱۶۵ء وفات ۶۳۸ھ/۱۲۴۰ء) مسلم اسپین کے مشہور عالم صوفیٔ مرتاض، پیشوائے طریقت اور مفسّرِ قرآن تھے۔ آپ اہلِ کشف بھی تھے اور صاحبِ الہام بھی!!

ایک عارفِ ربّانی کی حیثیت سے آپ کو عرفانِ خاتمیتِ محمدیہ کی دولت بھی میسّر تھی جس کا پتہ آپکی معرکۃ الآرا تالیف فتوحاتِ مکیّہ سے چلتا ہے جو آپ نے الہامِ الٰہی کی روشنی میں مرتّب فرمائی۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"فَاِنَّ النُّبُوَّةَ الَّتِيْ انْقَطَعَتْ بِوُجُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هِيَ نُبُوَّةُ التَّشْرِيْعِ لَا مَقَامُهَا فَلَا شَرْعَ يَكُوْنُ نَاسِخًا لِشَرْعِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَزِيْدُ فِيْ شَرْعِهٖ حُكْمًا اٰخَرَ وَهٰذَا مَعْنٰى قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ اَيْ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ يَكُوْنُ عَلٰى شَرْعٍ يُخَالِفُ شَرْعِيْ بَلْ اِذَا كَانَ يَكُوْنُ تَحْتَ حُكْمِ شَرِيْعَتِيْ وَلَا رَسُوْلَ اَيْ وَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ بِشَرْعٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ فَهٰذَا هُوَ الَّذِيْ انْقَطَعَ وَسُدَّ بَابُهٗ لَا مَقَامُ النُّبُوَّةِ. فَاِنَّهٗ لَا خِلَافَ اَنَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ نَبِيٌّ وَرَسُوْلٌ وَاِنَّهٗ لَا خِلَافَ اَنَّهٗ يَنْزِلُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ حَكَمًا مُقْسِطًا عَدْلًا بِشَرْعِنَا لَا بِشَرْعٍ اٰخَرَ وَلَا بِشَرْعِهِ الَّذِيْ تَعَبَّدَ اللّٰهُ بِهٖ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مِنْ حَيْثُ مَا نَزَلَ هُوَ بِهٖ بَلْ مَا ظَهَرَ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ مَا قَرَّرَهٗ شَرْعُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنُبُوَّةُ عِيْسٰى ثَابِتَةٌ لَهٗ مُحَقَّقَةٌ فَهٰذَا نَبِيٌّ وَرَسُوْلٌ قَدْ ظَهَرَ بَعْدَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ فِيْ قَوْلِهٖ اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ فَعَلِمْنَا قَطْعًا اَنَّهٗ يُرِيْدُ نُبُوَّةَ التَّشْرِيْعِ خَاصَّةً وَهِيَ الْمُعَبَّرُ عَنْهَا عِنْدَ اَهْلِ النَّظَرِ بِالْاِخْتِصَاصِ وَهُوَ الْمُرَادُ بِقَوْلِهِمْ اَنَّ النُّبُوَّةَ غَيْرُ مُكْتَسَبَةٍ."

(الفتوحات المکیّة، الجزء الثانی، ص۳ مطبوعہ مطبع زہیہ مصر، ۱۲۷۰ھ ہجری)

ترجمہ:۔ جو نبوّت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کے ذریعہ منقطع ہوئی ہے وہ تو صرف تشریعی نبوّت ہے نہ کہ مقامِ نبوّت۔ پس اب کوئی شریعت ایسی نہیں آسکتی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت منسوخ کرے یا آپ کی شریعت میں کوئی اَور حکم زیادہ کرے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ (کہ رسالت و نبوّت منقطع ہوگئی ہے اور اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی) کا یہی مطلب ہے۔ لَا نَبِيَّ سے مراد یہ ہے کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا جو میری شریعت کے خلاف کوئی شریعت لائے بلکہ جب بھی کوئی نبی ہوگا میری شریعت کے حکم کے تابع ہوگا۔ اور لَا رَسُوْلَ سے مراد یہ ہے کہ میرے بعد خلقِ خدا میں سے کسی کی طرف اب کوئی شریعت لانے والا رسول نہیں آئے گا جو لوگوں کو اُس نئی شریعت کی طرف بلائے کیونکہ یہی تو وہ چیز ہے جو منقطع ہوچکی ہے اور جس کا دروازہ بند ہوچکا ہے نہ کہ مقامِ نبوّت (کہ اُس کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے) پس یہ یقینی بات ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی اور رسول ہیں اور یہ بھی یقینی بات ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں کہ آپ آخری زمانے میں نزول فرما ہوں گے اور آپ ہماری شریعت (قرآن کریم) کے ذریعہ ہی عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے والے ہوں گے نہ کہ کسی اَور (نئی) شریعت کے ذریعہ اور نہ ہی اُس (پُرانی) شریعت کے ذریعہ کہ جس کے ذریعہ اللہ نے بنی اسرائیل کو اپنی عبودیت میں لیا تھا اس لئے کہ آپ تو اُس (شریعت) کو لے کر نازل نہیں ہوئے۔ بلکہ اس سے وہ چیز ظاہر ہوتی ہے جس کو شریعتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے۔ اور حضرت عیسیٰؑ کی نبوّت تو تحقیقی طور پر اُن کے لئے ثابت شدہ ہے پس آپ ایسے نبی اور رسول ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر ہوں گے۔ اور جبکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے اس قول میں سچے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں تو ہم نے قطعی طور پر معلوم کرلیا کہ حضورؐ کی مراد اس سے خاص کر نبوّتِ تشریعی ہی ہے۔ اور یہ اہلِ نظر کے نزدیک خصوصیت سے اس کی یہی تشریح کی جاتی ہے۔ اور اُن کے اس قول سے بھی یہی مراد ہے کہ نبوّت ایسی شئے ہے جو اکتساب سے حاصل نہیں ہوتی۔

مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور کی اہلیہ

محترمہ احمد بی بی صاحبہ وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۷۶ء بروز جمعہ ساڑھے تین بجے صبح محترمہ احمد بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

نمازِ جمعہ کے بعد مسجد احمدیہ لائلپور میں نمازِ جنازہ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور نے پڑھائی۔ بعدہٗ لائلپور کے کثیر احباب و خدام جنازہ کے ہمراہ ربوہ آئے اور نمازِ مغرب کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حسبِ ارشاد نمازِ جنازہ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی جس میں اہلِ ربوہ کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور خدا کے فضل سے حصہ وصیت ۱/۲ تھا اس لئے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ تدفین کے بعد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے دعا کرائی۔

مرحومہ بہت نیک، دعاگو اور سلسلہ کی فدائی خاتون تھیں۔ اپنے پیچھے تین لڑکے اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(حافظ محمد اکرم حنیف انچارج فضلِ عمر لائبریری مسجد احمدیہ لائلپور)

ضروری تصحیح

۳۱ دسمبر ۱۹۷۵ء کے الفضل میں بیرونی ممالک سے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے تشریف لانے والے افرادِ جماعت کے جو نام شائع ہوئے ہیں ان میں ۲ بہنوں کے نام درج ہونے سے رہ گئے ہیں۔ ماریشس سے مسز مقبول سوکیہ صاحبہ اور سیرالیون سے الحاجہ مسز دین صاحبہ جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائی تھیں جبکہ امریکہ سے آنے والی جن احمدی بہنوں کے نام شائع ہوئے ہیں ان میں سے ۲ تشریف نہیں لاسکیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

ہر ماہ باقاعدگی سے ماہانہ رپورٹ کارگزاری مرکز میں ارسال کرنا قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی سب سے اہم ذمہ داری ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴